يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ

دینی مدارس اور ہم

تصنیف

فقیہِ عصر حضرتِ قبلہ **مفتی محمد امین** صاحب دامت برکاتہم العالیہ

آستانہ عالیہ محمد پورہ شریف، فیصل آباد

tablighulislam

PyaareNabiKiBaatain

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمده و نصلی علی من اوتی الکتاب و الحکمة وفصل الخطاب وعلی آله واصحابه اولی الایدی والالباب.

امابعد: انگریز نے جب ہندوستان میں اپنا منحوس اور ناپاک قدم رکھا تو اس نے اسلام دشمنی کی بناء پر اسلام کو کمزور کرنے کے لیے ہر طرح کے ہتھکنڈے استعمال کیئے۔ اس نے مسلمانوں کو عیش وعشرت میں مبتلا کرنے کے لیے سامان تعیش درآمد کیا۔ انگریز نے مسلمانوں میں انتشار وافتراق ڈالنے کے لیے فرقہ بازی کو ہوا دی حالانکہ انگریز سے پہلے ہندوستان کے مسلمان سب کے سب حنفی المذہب، بزرگان دین کو ماننے والے سراپا ادب واحترام تھے انگریز نے مسلمانوں کے دلوں سے بانی اسلام حبیب خدا سید انبیا ﷺ کی عظمت کو کم کرنے کے لیے بے ادب گستاخ فرقوں کی حوصلہ افزائی کی حتیٰ کہ جھوٹے مدعی نبوت کذّاب ودجال کو پالا پوسا اور اس کی سرپرستی کی۔

نیز انگریز نے خود مشقت اٹھا کر مسلمانوں کی مذہبی روایات کو بدلا۔ مثلاً اسلام میں گھٹنے ننگے کرنا گناہ ہے۔ انگریز نے سردی گرمی کی پرواہ

کیئے بغیر خود نیکر پہنی۔اسلامی تہذیب میں کھڑے ہو کر کھانا پینا کرسیوں پر بیٹھ کر کھانا بائیں ہاتھ سے کھانا پینا۔جوتے پہنے کھانا خلاف ادب ہے تو انگریز نے ان سب باتوں کی عملی طور پر مخالفت کی اور اس کا نام تہذیب رکھا اور پھر سب سے بڑا حملہ اسلام پر یہ کیا کہ مسلمانوں کا نصاب تعلیم بدلا حالانکہ انگریز سے پہلے ہندوستان میں نہ کالج تھے نہ سکول نہ یونیورسٹیاں بلکہ ساری کی ساری تعلیم دینی مدارس میں ہوتی تھی۔انگریز نے بھانپ لیا کہ جب تک مسلمانوں کا نصاب تعلیم نہ بدلا جائے یہ مندرجہ بالا عملی مخالفت دیرپا نہیں ہو سکتی چنانچہ غالباً ۱۸۶۷ء میں ہندوستان کے انگریز گورنر لارڈ میکالے نے سکولوں کی بنیاد ڈالی نصاب تعلیم بدلا۔ابتداءً مسلمان اپنے مذہبی لگاؤ کی وجہ سے نئے نصاب کی طرف مائل نہ ہوئے لیکن جب سکولوں کالجوں کے تعلیم یافتہ لوگوں کو انگریز سرکار سے اقتدار کی کرسیاں دی گئیں تو آہستہ آہستہ مسلمان لٹو ہوتا چلا گیا اور انگریز اپنی سازش میں کامیاب ہوتا چلا گیا صرف ایک صدی میں مسلمانوں کی یہ حالت ہوگئی کہ مسلمان اپنے اسلامی ورثہ کو بھول گئے اور صرف اور صرف کالجوں ،یونیورسٹیوں کے ہو کر رہ گئے۔بات یہیں ختم نہیں ہوتی کئی برس گزر گئے

کہ انگریز ہندوستان سے رخصت ہو گیا لیکن مسلمانوں کی حالت یہ ہے کہ ہر طبقہ کے دل ودماغ میں کالجوں یونیورسٹیوں کا ہی شوق ہے خواہ مسلمان حکمران طبقہ سے تعلق رکھتا ہو یا رعایا سے، وہ تاجر ہو یا زمیندار اہل حرفہ ہو یا صنعت کار۔اور یہ شوق ایسا غالب ہوا کہ دینی مدارس کی طرف مسلمان کی کوئی توجہ اور دلچسپی نہیں رہی۔اگر کسی کو اعتبار نہ آئے تو وہ دیکھ سکتا ہے شہروں میں، گاؤں میں، بستیوں میں سکولوں کالجوں کے لیے کتنی کتنی جگہ دی گئی ہیں عمارت کے علاوہ کتنے کتنے وسیع گراؤنڈ ہیں مگر دینی مدارس کی حالت دیکھو مسجدوں کے کونوں میں بچی کھچی جگہ پر چند بوریا نشین درویش بیٹھے ہیں نہ کوئی گراؤنڈ ہے نہ ہوسٹل ایک کمرہ میں دس دس بارہ بارہ طلبہ گزارہ کررہے ہیں۔یہی ان کی رہائش گاہ ہے اور یہی تعلیم گاہ۔صبح کو جب استاد صاحب پڑھانے آئیں گے تو ایک کونہ سے کسی طالب علم کا بستر لپیٹ کر چٹائی پر بیٹھ کر پڑھانا شروع کردیں گے۔اور باوجود اس حالت کے اکثر نمازیوں اور اہل محلّہ کو یہ دینی مدرسے ایک نظر نہیں بھاتے۔آئے دن بات بات پر ہنگامہ آرائی ہوتی رہتی ہے۔آپ کو بہت کم دینی مدرسے نظر آئیں گے جو کہ مساجد کے باہر کسی کھلی جگہ میں ہوں گے۔پھر یہ تعلیمی

پالیسی نافذ ہونے سے پہلے اگر کوئی شخص حکام کو درخواست دیتا کہ میں نے سکول یا کالج قائم کرنا ہے اتنی زمین درکار ہے تو وہ حاکم وقت بخوشی مطلوبہ زمین دے دیتا لیکن اگر کوئی درخواست دے کہ میں نے دینی مدرسہ قائم کرنا ہے مجھے جگہ کی ضرورت ہے تو حکام ہنس دیتے کہ یہ کیا سردردی ہے قوم پر خواہ مخواہ کا بوجھ ہے۔

مندرجہ بالا حقائق اس بات کی کھلی دلیل ہیں کہ مسلمان کے دل میں دنیاوی درسگاہوں کے مقابلہ میں دینی درسگاہوں کی محبت صرف کم ہی نہیں ہوئی بلکہ نفرت میں بدل چکی ہے۔﴿فالی اللہ المشتکیٰ﴾

اس کے بعد سرمایہ داروں کو لیجئے کہ سکول یا کالج کے لیے چندہ کی اپیل ہو تو دل کھول کر عطیات دیئے جاتے ہیں۔ چنانچہ چند سال ہوئے زرعی یونیورسٹی کی اپیل پر فیصل آباد کے ایک صنعت کار کی طرف سے دس لاکھ دینے کا اعلان اخباروں میں شائع ہوا تھا یہ اس وقت کی بات ہے جب لاکھ کی بہت بڑی قدر اور مالیت تھی اور ہزاروں میں سے کوئی لاکھ پتی ہوتا تھا۔ لیکن کسی صنعت کار یا کسی حاکم کے متعلق یہ بھی آپ نے سنا کہ فلاں دینی مدرسہ کے لیے اتنے لاکھ چندہ دیا۔

ہاں ایک واقعہ یاد ہے کہ ایوب خان نے جب وہ ہری پور ہزارہ گیا تو اس نے وہاں کے ایک دینی مدرسہ کے لیے ایک لاکھ روپیہ دینے کا اعلان کیا غالباً یہ اس لیے کہ وہ اس کا آبائی علاقہ تھا ﴿واللہ تعالی اعلم﴾ اس کے سوا کسی اخبار یا کسی رسالہ میں کبھی ایسی خبر پڑھنے کا اتفاق نہیں ہوا بلکہ مسلمان کے دماغ میں اسلام کے دشمن انگریز نے ایسا زہر بھر دیا ہے کہ وہ دینی مدارس کو دیکھ کر خوش نہیں ہوتا بلکہ دینی مدارس کو اکھاڑ پھینکنے کے درپے رہتا ہے۔

ایک واقعہ پیش خدمت ہے پڑھیے اور مسلمان کی ذہنیت کا اندازہ لگائیے۔

حکیم احمد شجاع صاحب سابق سیکرٹری پنجاب لجسلیٹو کونسل ایک زمانہ میں پاک پتن جا کر مقیم ہوئے اور وہاں کے دینی مدرسہ کو حکام وقت کی مدد سے ہائی سکول میں بدل دیا۔ جب تک یہ وہاں رہے وہ ہائی سکول خوب چلتا رہا۔ مگر جب وہ بدل گئے سکول کی مالی حالت خراب ہو گئی اور وہاں کے مسلمانوں نے اس کی بجائے وہی اپنا پرانا دینی مدرسہ چلانا چاہا جس سے حکیم صاحب کو سخت صدمہ ہوا اور وہ مسلمانان پاکپتن کی شکایت

لے کر ڈاکٹر اقبال کے پاس پہنچے۔ حکیم صاحب اپنی کتاب خون بہا میں
لکھتے ہیں کہ کسی اقدام سے پہلے میں نے اس بات کی ضرورت محسوس کی کہ
اپنے فیصلے کو ان ﴿ڈاکٹر اقبال﴾ کی رائے سے مضبوط اور مستحکم کروں لاہور
آ کر میں نے پاکپتن شریف کے مسلمانوں کی یہ نفسیاتی کیفیت اور اپنے
احساسات کی روئداد سر محمد اقبال کو سنائی وہ پہلے تو حسب عادت میری باتیں
غور سے سنتے رہے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ انہیں میرے احساسات سے
ہمدردی ہے۔ پھر آنکھیں بند کر کے سوچنے لگے۔ جب میں اپنی کہانی سنا چکا
تو فرمایا جب میں تمہاری طرح جوان تھا تو میرے قلب کی کیفیت بھی ایسی
ہی تھی میں بھی وہی کچھ چاہتا تھا جو تم چاہتے ہو۔ انقلاب، ایک ایسا انقلاب
جو ہندوستان کے مسلمانوں کو مغرب کی مہذب اور متمدن قوموں کے دوش
بدوش کھڑا کر دے یورپ کے دیکھنے کے بعد میری رائے بدل گئی ہے۔ ان
دینی مدرسوں کو اسی حالت میں رہنے دو۔ اگر یہ ملّاں یہ درویش نہ رہے تو
جانتے ہو کیا ہو گا۔ جو کچھ ہو گا میں اسے اپنی آنکھ سے دیکھ آیا ہوں اگر
ہندوستان کے مسلمان ان ﴿دینی﴾ مکتبوں کے اثر سے محروم ہو گئے تو
بالکل اسی طرح جس طرح ہسپانیہ میں مسلمانوں کی آٹھ سو برس کی حکومت

کے باوجود آج غرناطہ اور قرطبہ کے کھنڈرات اور الحمرا اور باب الاخوتین کے سوا اسلام کے پیروؤں اور اسلامی تہذیب کے آثار کا کوئی نقش نہیں ملتا یوں ہی ہندوستان میں آگرہ کے تاج محل اور دلّی کے لال قلعہ کے سوا مسلمانوں کی آٹھ سو برس کی حکومت اور ان کی تہذیب کا کوئی نشان نہیں ملے گا۔

پھر اس مفکر ﴿اقبال﴾ کی آنکھیں جواب آنسوؤں سے لبریز تھیں فضا کی وسعتوں میں کچھ دیکھنے لگیں ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جو کچھ وہ دیکھ رہی ہیں ہمیں نظر نہیں آتا پھر اسی طرح فضا میں نظریں گاڑے اپنی سوز و گداز میں ڈوبی ہوئی لے میں جوان کے آنسوؤں کے رُکے ہوئے طوفان کو اپنے اندر جذب کرنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی یہ اشعار پڑھنے لگے:

کل ایک شوریدہ بارگاہ نبی میں ﴿یعنی ایک درویش ڈاکٹر اقبال حبیب خدا ﷺ کی بارگاہ میں﴾ رو رو کے کہہ رہا تھا

کہ مصر و ہندوستان کے مسلم بنائے ملت مٹا رہے ہیں

غضب ہے یہ رہبران خود بیں خدا تیری قوم کو بچائے

مسافران رہِ حرم کو رہِ کلیسا دکھا رہے ہیں

یہ زائران حریم مغرب ہزار راہبر بنیں ہمارے

ہمیں بھلا ان سے واسطہ کیا جو تجھ سے نا آشنا رہے ہیں

سنے گا اقبال کون ان کو یہ انجمن ہی بدل گئی ہے

نئے زمانے میں آپ ہم کو پرانی باتیں سنا رہے ہیں۔

﴿خون بہا حصہ اول۔ص ۴۳۸۔منقول از رضائے مصطفے﴾

آج بھی کتنے مسلمان ہیں جو کہ دینی مدارس کو دیکھ کر دل میں یہی سوچتے ہوں گے کہ کاش اس کی جگہ سکول ہوتا کہ ہمارے بچے پڑھتے۔اس دینی مدرسہ سے ہمارے بچوں کو کیا فائدہ گویا کہ آج کا مسلمان علم دین کو خیر باد کہہ چکا ہے اور مسلمان کے دل سے اسلام کا جنازہ نکل چکا ہے

کسی شاعر نے سچ فرمایا:

او مسلماناں کدھر گئی اج مسلمانی تیری

دین لئی ہوندی سی کدی وقف زندگانی تیری

ایک وہ مسلمان تھا کہ اس کی زندگی ہی دین کے لیے تھی جیسے کہ سیدنا عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالی عنہ ہر سال دین کے طالب علموں پر ایک لاکھ روپیہ خرچ کرتے تھے اور سیدنا فضیل بن عیاض رضی اللہ تعالی عنہ کی

خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ آپ اور آپ کے درویش نہ ہوتے تو میں تجارت ہرگز نہ کرتا حضرت عبد اللہ بن مبارک سیدنا فضیل بن عیاض اور آپ کے درویشوں طالب علموں کو یوں کہتے: آپ لوگوں کو کسی کاروبار کرنے کی ضرورت نہیں تم علم دین حاصل کرو اور میں تمہارا خرچہ برداشت کروں گا۔

﴿تفسیر روح البیان۔ص ۲۹۵ جلد ا﴾

اور ایک آج کا مسلمان ہے جو ان دینی اداروں سے نفور ہے۔

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا

کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

میرے مسلمان بھائی ڈاکٹر اقبال نے سچ فرمایا کہ یہ انجمن ہی بدل گئی ہے اب یہ ادارے جن میں مسلمان کا دینی سرمایہ محفوظ ہے کسے اچھے لگتے ہیں۔حکومت چاہتی ہے کہ ان دینی مدرسوں کو اپنی تحویل میں لے کر ان کی ہیئت ان کی روحانیت ختم کر دی جائے۔ان دینی اداروں سے ان مُلّاں لوگوں کو جو اقبال کی نظر میں اس ملت کے سرمایہ کے محافظ ہیں ہٹا کر انگریز کی معنوی اولاد کو مسلط کر دیا جائے نہ رہے بانس نہ بجے بانسری۔اگر

﴿خدا نہ کرے﴾ یہ دینی ادارے حکومت کی تحویل میں چلے گئے تو ان اداروں سے دین کے محافظ ملت کے نگہبان تو پیدا نہیں ہوسکیں گے البتہ سرکاری اور ضمیر فروش مولوی وافر مقدار میں پیدا ہوسکیں گے جن کی وساطت سے حکومتیں ہر نا جائز کو آسانی سے جائز کرسکیں گی۔

رہی یہ بات کہ موجودہ دور کے عام مسلمان کے دل میں دینی مدارس کی کتنی قدر رہے، غریب سے غریب پاکستانی کو دیکھ لیجئے اپنے بچوں کو سکول کی تعلیم ضرور دلوائے گا۔ فیس، کتابیں، پنسل وغیرہ کے اخراجات بھی برداشت کرے گا۔ بچے کھانا بھی گھر سے کھائیں گے۔

مگر دوسری طرف دینی مدارس ہیں کہ کتابیں مفت، تیل صابن مفت علاج مفت فیس وغیرہ نہیں بلکہ کھانا مدرسہ کی طرف سے ہے۔ پھر بھی مسلمانوں کا شوق نہیں کہ بچوں کو دینی تعلیم دلوائیں۔

عشق مصطفےٰ ﷺ کا دعوی کرنے والے مسلمان بھائی ذرا گریبان میں منہ ڈال کر سوچ کہ آپ کے لڑکے کتنے ہیں جو سکول پڑھتے ہیں اور کتنے ہیں جو علم دین پڑھتے ہیں۔ اور یہ بھی نظر میں رہے کہ جب روز قیامت دربار الٰہی میں عدل وانصاف کا دربار قائم ہوگا تو یہی اولاد باپ کی

گردن پکڑے گی دربار الٰہی میں پیش کر کے عرض کرے گی یا اللہ اس باپ نے مجھے حرام کھلایا، اور علم دین نہیں پڑھایا تو دربار الٰہی سے باپ سے بدلا اولاد کو دلایا جائے گا ﴿نزہۃ الناظرین﴾ اور اسی پاداش میں باپ جہنم جائے گا ﴿معاذ اللہ﴾

پھر اگر محلّہ کے بعض اسلامی ذہن کے مسلمانوں کے بچے قرآن مجید پڑھنے کے لیے مسجدوں میں جاتے ہیں تو فالتو ٹائم میں، اور ساتھ ہی امام صاحب کو تاکید ہے کہ ہمارے بچے کو سکول ٹائم سے پہلے پہلے گھر بھیج دو۔ اگر کسی دن مولوی صاحب نے بچے کو سبق یاد نہ ہونے کی وجہ سے چند منٹ روک لیا تو مولوی کی خیر نہیں۔ بچے کے والدین مولوی کے سر آئیں گے کہ کیوں ہمارے بچے کو سکول ٹائم پر نہیں بھیجا۔ قرآن پاک نہیں پڑھتا تو نہ پڑھے مگر ہم سکول کی دیر برداشت نہیں کر سکتے۔

واقعہ

میں ﴿ابوسعید غفرلہ﴾ نے ایک دن جبکہ سورج نکلا ہوا تھا اوپر سے مسجد کی طرف جھانکا تو دیکھا ایک محلّہ دار حافظ صاحب کے ساتھ جھگڑا کر رہا تھا کہ آپ نے ہمارے بچے کو چھٹی کیوں نہیں دی حافظ صاحب کہہ

رہے تھے کہ آپ کے بچے نے سبق یاد نہیں کیا وہ محلّہ دار زوردار آواز میں کہہ رہا تھا کہ بچہ قرآن پڑھے نہ پڑھے ہم سکول کی دیر برداشت نہیں کر سکتے۔ یہ ہے مسلمان کے دل میں دینی تعلیم کی قدرومنزلت۔

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا
﴿اقبال﴾

سوال

اگر ہم کالجوں یونیورسٹیوں کی تعلیم بچوں کو نہ دلوائیں تو قوم ترقی کیسے کرے گی۔

جواب

یہ کس نے کہا ہے کہ آپ اپنے بچوں کو دنیا وی تعلیم نہ دلوائیں۔آپ اپنے بچوں کو دنیاوی تعلیم بڑی خوشی سے دلائیں لیکن وہ علم دین جو کہ مسلمان کا دینی ورثہ ہے جو کہ اسلام کا بنیادی سرمایہ ہے اس سے مسلمان کو کیوں نفرت ہے چاہیے تو یوں کہ پہلے دینی تعلیم دلائی جائے زاں بعد دنیاوی تعلیم اور وہ بھی دین کی خدمت کی نیت سے حاصل کی جائے تو

دونوں جہان کی ترقی وسعادت حاصل ہوسکتی ہے اور اگر صرف دنیاوی ﴿سکول وکالج﴾ کی تعلیم کو ہی اہمیت دی جائے اس کو ہی سب کچھ سمجھ لیا جائے جیسے کہ ہمارے معاشرہ کے دل ودماغ میں یہ چیز چھا چکی ہے تو پھر وہی ترقی حاصل ہوسکتی ہے جس کی نشاندہی مفکر مشرق نے کی ہے:

خوش تو ہیں ہم بھی جوانوں کی ترقی سے مگر

لب خنداں سے نکل جاتی ہے فریاد بھی ساتھ

ہم سمجھتے تھے کہ لائے گی فراغت تعلیم

کیا خبر تھی کہ چلا آئے گا الحاد بھی ساتھ

یعنی ہم اپنے نوجوانوں کی ترقی سے خوش تو ہیں مگر ساتھ ہی منہ سے یہ فریاد بھی نکل جاتی ہے کہ ہم تو سمجھ رہے تھے کہ اس دنیاوی تعلیم سے فراغت نصیب ہوگی مگر کیا معلوم تھا کہ اس انگریزی تعلیم سے بے دینی اور گمراہی بھی ساتھ آجائے گی۔ جس تعلیم حاصل کرنے کے ساتھ الحاد اور بے دینی آجائے کہ نہ ماں کے رہیں نہ باپ کے نہ دین کے رہیں نہ ملت کے نہ ملک کے تو اس تعلیم پر جو رنگ چڑھے گا وہ محتاج بیان نہیں ایک واقعہ سپرد قلم کیا جاتا ہے۔

واقعہ

فقیر جب جامعہ رضویہ میں فتوی نویسی کی خدمت پر مامور تھا اس وقت کسی گاؤں کے ایک زمیندار چوہدری صاحب فقیر کے پاس آئے اور مسئلہ پوچھا کہ باپ کی زندگی میں اولاد کا بھی جائیداد میں حصہ ہے؟ فقیر نے کہا نہیں۔ مگر یہ کہ باپ اخلاقاً اولاد کی پروش کرتا ہے۔ تعلیم دلاتا ہے ،شادی وغیرہ کے اخراجات برداشت کرتا ہے۔ پھر فقیر نے پوچھا کہ چوہدری صاحب آپ نے یہ مسئلہ کیوں پوچھا ہے؟ اس نے کہا کہ میں دو مربع زمین کا مالک ہوں۔ میں نے بڑے لڑکے کو تعلیم دلائی ہے بی اے کرایا ہے زاں بعد اپنی برادری میں ایک تحصیلدار کے گھر شادی بھی کردی اب وہ لڑکا کہتا ہے کہ ابا ایک مربع زمین کا مجھے دے دو اور ایک مربع تم اور میرے باقی بھائی بہن رکھیں وہ جھگڑا کرتا ہے اور اب وہ مقدمہ کرنے کی دھمکی دے رہا ہے۔ فقیر نے اس کو تسلی دی کہ کوئی شرعی یا دنیاوی قانون نہیں کہ وہ تم سے مقدمہ کر کے زمین لے سکے۔ لیکن چوہدری صاحب جس مقصد کے لیے آپ نے اس بچے کو دنیاوی تعلیم دی وہ تو آپ کے سامنے ہے اور اب آپ یہ امید مت رکھیں کہ وہ آپ کے مرنے کے بعد آپ کی قبر

پر جا کر ہاتھ اٹھا کر دعاء مانگے گا اگر آپ نے اسے دینی تعلیم بھی دلائی ہوتی تو وہ آپ کو اتنا ذلیل نہ کرتا اور پھر مرنے کے بعد آپ کی قبر پر بخشش کا ذریعہ بنتا۔

لیکن موجودہ دور کا مسلمان کالج اور یونیورسٹی ہی کی تعلیم پر لٹو ہو چکا ہے کہ مسلمان کو عاقبت اور قبر کی آسودگی کی ضرورت ہی نہیں ۔لیکن یہ دکھ کس کو سنائیں کہ بقول اقبال یہ انجمن ہی بدل گئی ہے۔

سوال

دینی علم سے ملک کی باگ ڈور نہیں سنبھالی جا سکتی بلکہ اس کے لیے دنیاوی کالجوں یونیورسٹیوں کی تعلیم ضروری ہے۔

جواب

صرف یہ الفاظ کہہ دینا کافی نہیں بلکہ ذرا گریبان میں منہ ڈال کر سوچیں حقیقت سامنے آجائے گی۔آپ اپنے ملک کے سیاسی لیڈروں اور انتظامیہ کے کردار کو دیکھیں کہ کیا ہو رہا ہے ملک کو ہر طرف سے لوٹا جا رہا ہے۔رشوت، ذخیرہ اندوزی،لوٹ کھسوٹ کا بازار گرم ہے۔

سیاست دان حضرات کے ہاتھ اگر چار دن کے لیے حکومت آجاتی ہے

تو وہ اقتدار کے نشے میں یہی چاہتے ہیں کہ انتظامیہ ہمارے ہی گھر کی لونڈی بنی رہے۔ادھر انتظامیہ کو دیکھیں تو ہر چڑھتے سورج کے بچاری نظر آئیں گے۔حکمران ٹولے کے تابع مہمل بنے رہتے ہیں۔

اگر کوئی پوچھ بیٹھے تو جواب ملتا ہے صاحب کیا کریں روٹی کا مسئلہ ہے ملازمت جاتی ہے، یہ بیچارے ایک لحاظ سے قصوروار نہیں ہیں کیونکہ نصاب تعلیم ہی غلط ہے جب چنے بوئے جائیں گے تو گندم کاٹنے کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہوسکتا۔جس مروجہ نصاب تعلیم کا حرف اوّل اور حرف آخر ہی مادہ پرستی اور نفس پروری ہو اس کے فاضل طلبہ سے کسی قربانی کی امید رکھنا بے سود ہے چار سال کے عرصہ میں فقیر کی یادداشت میں صرف ایک واقعہ اخبار سے پڑھنے میں یاد ہے کہ ایک مسلمان آفیسر نے یہ کہہ کر استعفیٰ دیا تھا کہ حکمران پارٹی آزادی سے کام نہیں کرنے دیتی اس لیے میرا ضمیر یہ برداشت نہیں کرسکتا کہ میں ملازمت سے چمٹا رہوں۔فقیر کے نزدیک ایسے پچیس فیصد آفیسر ہی ہوں جو کہ یہ تہیّہ کرلیں کہ ملازمت جاتی ہے تو جائے تکلیفیں آتی ہیں تو آئیں لیکن اسلام اور اسلامی قانون کی بالادستی قائم رہنی چاہئیے۔پھر دیکھیں کہ کس طرح صحیح معنیٰ میں پاکستان بنتا ہے۔لیکن

ایسی قربانی دے کون۔ایسی قربانی تو اسلام سکھاتا ہے اور اسلام کی روح سے ہمارو مروّجہ نصاب بالکل خالی ہے۔

سوال

ہمارے کالجوں اور یونیورسٹیوں میں اسلامیات کے مضامین داخل نصاب ہیں تو یہ کیسے کہا جا سکتا ہے کہ ہمارا نصاب اسلامی تعلیم سے خالی ہے۔

جواب

اسلام صرف لفظوں اور کتابوں میں نہیں ہے بلکہ صحیح اسلام اور اسلام کی روح سینہ بسینہ آتی ہے۔اقبال مرحوم نے فرمایا:

دیں مجو اندر کتب اے بے خبر

علم و حکمت از کتب دیں از نظر

اے بے خبر انسان !دین کتابوں میں مت تلاش کر۔کتابیں پڑھنے سے دانائی حکمت ،سیاست تو مل سکتی ہے لیکن دین بزرگوں کی نظر سے ہی ملتا ہے یہی وجہ ہے کہ آج کل نئے نئے لوگ کالجوں یونیورسٹیوں سے قرآن وحدیث کے کچھ ظاہری ترجمے پڑھ لیتے ہیں تو

نئے نئے مذہب نکلتے رہتے ہیں لیکن صحیح دین اس وقت حاصل ہوسکتا ہے کہ سامنے قرآن وحدیث ہو اور پڑھانے والے کا دل عشق مصطفے ﷺ سے لبریز ہو یوں ظاہری علم کے ساتھ باطنی علم بھی طالب علم کو حاصل ہوتا جائے گا اور جب طالب علم ظاہری علوم سے فارغ ہو تو ساتھ ہی تزکیہ نفس بھی ہو چکا ہو گا۔ اور تزکیہ نفس سے ہی انسان انسان بنتا ہے اور ایسا انسان ہی ملک وملت کی صحیح خدمت کرسکتا ہے۔

﴿واللہ تعالی الموفق﴾

یا اللہ اس قوم کو نظر بصیرت دے کہ یہ قوم اپنے دینی اور ملی سرمایہ کی حفاظت کر سکے اور جس مقصد کے لئے یہ ملک حاصل کیا تھا وہ مقصد پورا ہو۔ اس ملک پاکستان سے رشوت، غنڈہ گردی، ذخیرہ اندوزی۔ بے حیائی بے غیرتی وغیرہ برائیاں جو ملک کی جڑوں کو کھوکھلا کئے ہوئے ہیں ختم ہوں اور پاکستان صحیح معنی میں پاکستان بنے۔ ﴿آمین﴾

سوال

ہم دیکھ رہے ہیں کہ نبیوں ولیوں کے ساتھ عقیدت رکھنے والے اہلسنت کے سوا جتنے فرقے ہیں جو کہ بزرگان دین کے ساتھ ادب سے

خالی ہیں جن کے نظریات میں بے ادبی بھری ہوئی ہے اور وہ بے ادبی کا درس دیتے ہے ان کے مدارس میں طلبہ کے تعداد ہزاروں تک ہے اور جن دینی مدارس میں ادب واحترام کا درس دیا جاتا ہے ان دینی مدارس میں طلبہ کی تعداد بہت کم ہوتی ہے شاید ہی کسی ایسے مدرسہ میں ہزار تک طلبہ پڑھتے ہوں یہ کیوں ہے اس کی وجہ کیا ہے۔

جواب

اس کی وجہ یہ ہے کہ شیطان کے گلے میں لعنت کا طوق پڑا تو بے ادبی کی وجہ سے پڑا صرف ایک بے ادبی یعنی سیدّ نا آدم علیہ السلام کی تعظیم نہ کرنے کی بنا پر وہ لاکھوں سال کی عبادت برباد کر بیٹھا تو شیطان اس دن سے اولاد آدم کا دشمن بن گیا ہے وہ سب سے پہلے انسان کو بے ادب بناتا ہے تو جن دینی درسگاہوں میں ادب واحترام کی تعلیم دی جائے نبیوں ولیوں کے ساتھ حسن ادب کا درس دیا جائے وہ درسگاہیں شیطان کو کب بھاتی ہیں وہ پوری کوشش کر کے دینی درسگاہوں کی خدمت وامداد کرنے والوں کو روکتا ہے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے کہ یہاں حساب کتاب نہیں یہ کھا جاتے ہونگے یہاں تو کروڑوں روپے پہلے ہی موجود ہیں یہاں کوئی

کام نہیں ہوتا یہاں پڑھائی اچھی نہیں ہے۔

واقعہ

چند سال ہوئے حاجی بشیر احمد مکّی سعودی عرب رہ کر آئے اور کافی دولت کما کر لائے وہ فقیر کے ساتھ سلسلہ طریقت میں منسلک ہو گئے تو انہوں نے بیان کیا کہ میں جب یہاں آیا تھا تو میں نے ایک شخص سے مشورہ کیا کہ میں امینیہ رضویہ محمد پورہ کی کچھ مالی خدمت کرنا چاہتا ہوں وہ بولا ایسا ہرگز نہ کرنا یہاں تو کروڑوں روپے پہلے ہی موجود ہیں یہ سن کر میں رضا آباد جا کر ایک مسجد کو وہ رقم دے آیا یہ ہے شیطانی پروپیگنڈا حالانکہ دارالعلوم امینیہ رضویہ میں ایسا وقت بھی آتا رہا کہ مدرسین کو وقت پر تنخواہیں بھی نہ دی جا سکیں۔

نیز دو تین سال ہوئے افواہ پھیلی کہ دارالعلوم امینیہ رضویہ میں پڑھائی نہیں ہوتی میں نے جا کر پتہ کرایا تو رپوٹ ملی پڑھائی بہت شاندار ہے مصدقہ رپوٹ ملی کہ حافظ سیّد اذکار حسین صاحب نے صرف ایک سال میں پورا قرآن مجید حفظ کر لیا ہے محمد ذیشان مشتاق نے سات مہینوں میں ،محمد شہباز شیخ نے ساڑھے آٹھ مہینوں میں ،منصب علی نے ایک سال میں،

حافظ محمد امین یونس نے ایک سال دو مہینوں میں، عطاء الرحمٰن نے ایک سال تین مہینوں میں، حافظ محمد شہباز افضل نے ایک سال چار مہینوں میں، محمد ناصر نذیر نے ڈیڑھ سال میں، محمد عابد نعمان نے ڈیڑھ سال میں، محمد ندیم ایوب نے ڈیڑھ سال میں پورا قرآن یاد کیا ہے۔ حالانکہ اوسطاً اڑھائی تین سال میں قرآن مجید حفظ ہوتا ہے لہذا اگر پڑھائی اچھی نہیں تو اتنا شاندار نتیجہ کیسے حاصل ہو گیا ہے۔ نیز اس سال جامعہ ریاض العلوم پیپلز کالونی میں ایف اے اور بی اے کا نتیجہ سو فیصد آیا ہے۔

الحاصل یہ سارا غلط پروپیگنڈا شیطان کا چلایا ہوا ہے جیسے کہ حدیث پاک میں ہے۔

عن ابن مسعود قال ان الشیطان لیتمثل فی صورۃ الرجل فیاتی القوم فیحدثھم بالحدیث من الکذب فیتفرقون فیقول الرجل منھم سمعت رجلا اعرف وجھه ولا ادری ما اسمه

﴿صحیح مسلم، مشکواۃ۔ ص ۴۱۴﴾

یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان انسانی صورت میں متشکل ہو کر لوگوں کے سامنے آتا ہے اور وہ جھوٹی بات کہہ دیتا ہے۔ لوگ اس کی

بات سن کر چلے جاتے ہیں پھر ان میں سے کوئی لوگوں کے سامنے بیان کرتا ہے کہ میں نے ایک شخص سے سنا ہے اس کی شکل کو پہچانتا ہوں مگر اس کا نام نہیں جانتا اس نے یہ بات کہی تھی اس حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ شیطان غلط پروپیگنڈا کرنے کے لیے ہر قسم کے حربے استعمال کر لیتا ہے۔

﴿العیاذ باللہ﴾

اور دوسری طرف جن دینی درسگاہوں میں نبیوں ولیوں کی شان میں بے ادبی اور توہین و تنقیص کا درس دیا جاتا ہو وہاں تو شیطان کا مشن پورا ہو رہا ہے وہاں شیطان کو کیا پڑی کہ خواہ مخواہ اپنا وقت ضائع کرے بلکہ شیطان امداد کرنے والوں کو ترغیب دیتا ہے کہ یہاں امداد کی جائے۔

واقعہ

ایک مرتبہ پاکپتن شریف جانے کا اتفاق ہوا وہاں ایک حکیم صاحب کے ساتھ ملاقات ہوئی انہوں نے واقعہ سنایا کہ ایک بار دو آدمی آئے اور کہا حکیم صاحب آپ کو کراچی لے جانا ہے وہاں ہمارے دینی درسگاہ کے مہتمم صاحب بیمار ہیں ان کا آپ سے علاج کرانا ہے میں نے کہا میں اکیلا نہیں جاؤں گا بلکہ میرے ساتھ میرا بیٹا بھی جائے گا انہوں نے اس

بات کو بخوشی قبول کرلیا ہمیں کار پر بیٹھا کر لاہور لے گئے اور وہاں سے بذریعہ ہوائی جہاز کراچی لے گئے وہاں دیکھا کہ بہت بڑا دارالعلوم ہے جو کہ دوسرے عقیدہ والوں کا ہے وہاں ہزاروں طلبہ زیر تعلیم ہیں اور وہاں دیکھا کہ کوئی پچاس لاکھ کا چیک لئے آرہا ہے کوئی کم کوئی زیادہ اور جب ہم واپس ہونے لگے تو انہوں نے ہمیں ایک بند لفافہ دیا نیز ایک فیکس مشین بھی ساتھ دی ہم نے جب آکر وہ لفافہ کھولا تو اس میں ایک لاکھ چالیس ہزار روپے کا چیک تھا۔

اور یہاں صحیح العقیدہ اہلسنت وجماعت کے مدارس کی یہ حالت ہے کہ بعض کارخانہ داروں سے کہتے سنا ہم ایک ایک کارخانہ دار پورا مدرسہ چلا سکتے ہیں مگر ہم یہ کام نہیں کر پاتے۔ وجہ کیا ہے غور کرنے سے عیاں ہوگا کہ وجہ وہی ہے جو اوپر بیان ہوئی ہے ﴿فالی اللہ المشتکی وھو نعم الوکیل﴾

پھر حیرت اس بات کی ہے کہ صحیح اہلسنت وجماعت کاروباری حضرات ان نمبر۲ والوں کو چندہ دیتے ہیں ان حضرات کے عطیات سے ان کے مدارس چل رہے ہیں اور یہ حضرات اتنا نہیں سوچتے کہ اگر قیامت کے دن اللہ تعالی نے پوچھ لیا کہ تمہارے مال سے تمہاری مالی امداد سے یہ لوگ

میرے پیارے نبیوں ولیوں کی شان میں بے ادبی کی تعلیم دیتے رہے تو کیا جواب ہوگا۔ ﴿حسبنا اللہ ونعم الوکیل﴾

ابو سعید محمد امین غفرلہ

﴿۱۳۹۶ھ﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نصائح

میرے والد محترم حضرت قبلہ مفتی محمد امین صاحب مدظلہ نے دار العلوم کے شعبہ علوم اسلامیہ کے افتتاح کے موقع پر ہمارے لئے چند نصیحتیں تحریر فرمائی تھیں جو کہ میری نظر میں مفید ہیں لہذا ان کو والد صاحب کی اجازت سے رسالہ دینی مدارس اور ہم کے ساتھ شائع کیا جا رہا ہے اس امید کے پیش نظر کہ شاید کوئی دوسرا مسلمان بھی استفادہ کر سکے۔

﴿محمد کریم سلطانی خادم دار العلوم امینیہ رضویہ محمد پورہ لائلپور ۱۳۹۶ھ﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم وعلی اله واصحابه اجمعین.

اما بعد: چند نصیحتیں اپنے بچوں کے لیے لکھ رہا ہوں جو کہ دینی درسگاہوں کے متعلق ہیں تا کہ ان کو یہ نصیحتیں مشعل راہ کا کام دیں اور امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالی کے فضل و کرم سے جب تک ان پر کاربند رہیں گے

دونوں جہان میں سعادت مند ہوں گے اللہ تعالیٰ نیکی کے راستہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم سب کو اپنے حبیب پاک صاحب لولاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دامن رحمت کے ساتھ وابستہ رکھے ﴿آمین﴾

۱

حرف اوّل اور حرف آخر یہ کہ ہر کام میں اخلاص ہو، ہر کام میں رضائے الٰہی اور محبت واتباع مصطفےٰ ﷺ کارفرما ہو اور مندرجہ ذیل باقی نصیحتیں اسی کی تفصیل سمجھیں۔

۲

کم کے طلبگار نہ بنیں بلکہ کیف کے خریدار بنیں۔ کثرت کے پیچھے نہ جائیں بلکہ کمال کو اپنائیں یعنی اس پر مغرور نہ ہوں کہ آپ کے دارالعلوم میں اتنے طلبہ پڑھتے ہیں بلکہ کوشش کریں کہ آپ کے دارالعلوم میں سچے موتی پیدا ہوں جتنے پڑھ کر نکلیں وہ کامل انسان بن کر نکلیں۔ اگر آپ کے دارالعلوم میں ایک بھی رومی یا غزالی، سیوطی یا نبہانی پیدا ہو گیا تو ہزار دنیادار عالم سے بہتر ہو گا اور یہ آپ کی، فقیر کی اور دارالعلوم کی امداد کرنے والوں کی

نجات کا ذریعہ ہوگا بلکہ دارالعلوم قائم کرنے کی غرض وغایت پوری ہوگی۔

۳

طلبہ کے ساتھ شفقت ہمدردی اور خلق کو شعار بنائیں ان طلبہ کو فاستوصوا بھم خیرا کے مطابق تاجدار مدینہ ﷺ کا مہمان جانیں ۔اگر کوئی طالب علم بیمار ہوجائے تو دل وجان سے اس کی دیکھ بھال کریں ۔یہ عمل رضاء الٰہی حاصل کرنے اور جنت جانے کا بہترین ذریعہ ہے۔

۴

آپ اپنے علم کو ذریعہ معاش نہ بنائیں بلکہ ذریعہ خدمت دین بنائیں آپ کی قسمت میں جو رزق لکھا ہے اس میں فرق نہیں آئے گا بلکہ دین کی برکت سے باعزت طریقے سے ملے گا۔

۵

دولتمندوں ،مالداروں کے پیچھے ہرگز نہ بھاگیں ۔اس سے کچھ فائدہ نہیں ہوگا۔کیونکہ فی زمانہ خودغرضی اور دنیا کی محبت غالب ہے۔

اکثر لوگ اپنے مال کی زکوۃ تک نہیں دیتے اور جو لوگ زکوۃ ادا کرتے ہیں ان میں اکثر ایسے حضرات ہیں جن کے دلوں میں علم دین کی محبت وقدر نہیں ہے وہ کوشش کرتے ہیں کہ مال زکوۃ سے کسی رشتہ دار کو مکان لے دیں یا کسی کی شادی رسوم میں خرچ کر دیں یا کوئی ہسپتال بنا دیں تو ان حالات میں اگر آپ چاپلوسی کر کے زور دے کے کہیں گے تو وہ آپ کو چند ٹکوں پر ٹرخا دیں گے لہذا آپ کیوں اس ذات پر بھروسہ اور توکل نہ کریں جس کا تا قیامت اعلان ہے **ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ۔** بیٹا کیا یہ بہتر ہوگا کہ آپ اپنے جیسے ہزار محتاج بندے کے سامنے دست سوال پھیلائیں یا یہ بہتر ہوگا کہ آپ اس ایک وحدہ لاشریک لہ ذات کا دروازہ مضبوطی سے تھام لیں کہ جس کے سامنے دست سوال پھیلانا بھی عبادت ،اس سے مانگنا دونوں جہان کی سعادت ہے

بیٹا خوشامد پسند لوگ اگر آپ کے دار العلوم کی امداد کریں گے بھی تو اسی وقت تک کہ آپ ان کی خوشامد کرتے رہیں اور جب بھی کوئی بات ان کے طبع مبارک کے خلاف ہوئی خواہ وہ بات خالص دینی ہی کیوں نہ ہو وہ آپ سے منہ موڑ لیں گے اور پھر منہ موڑنے پر اکتفا ہی نہیں کریں گے بلکہ

وہ چاہیں گے کہ آپ کو کان سے پکڑ کر باہر نکال دیں اور پھر وہ اس بات کی بھی پرواہ نہیں کریں گے کہ دین برباد ہو رہا ہے اور اگر آپ کا توکل اللہ تعالی پر ہوا تو بے شک سارا جہان آپ کے مخالف ہو جائے کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے بلکہ یہ مخالفت آپ کے لیے ترقی درجات کا سبب بنے گی۔ لہذا یہ بات آپ اپنے دل پر لکھ لیں کہ جب تک آپ توکل کی راہ چلیں گے آپ کو کوئی کسی قسم کی پرشانی نہ آئے گی الا ما کتب اللہ لکم وھو مولاکم اور جب توکل کا دامن کمزور ہوا پریشانیاں آپ کو تباہ کر دیں گی۔

ہاں اگر حرض المئومنین علی القتال کے مطابق آپ مسلمانوں کو، احباب کو دارالعلوم کی امداد کی رغبت دلائیں اس میں حرج نہیں کیونکہ نیک کام کی رغبت دلانا حکم خداوندی ہے مگر نظر اسی رزاق مطلق کے فضل پر رہے اسے منظور ہوا تو وہ آپ کے دارالعلوم کے کچھ ایسے معاون پیدا فرمائے دیگا جو کہ محبت مصطفے ﷺ سے سرشار ہو کر دارالعلوم کی اپنی ہمت سے بڑھ کر امداد کریں گے آپ ایسے مخلص حضرات کی قدر کریں اور ایسے حضرات کے لیے صرف جلوت میں ہی نہیں بلکہ خلوت میں بھی دعائے خیر کرتے رہیں۔

٦

یہ ضروری نہیں کہ آپ کا دار العلوم چار دانگ عالم میں شہرت حاصل کرے اور ہمیشہ ہی عروج پر رہے بلکہ آپ اپنے رب قدیر سے یوں عرض کریں کہ اے مولا کریم ہم نے تیری رضا کے لیے تیرے پیارے حبیب ﷺ کے دین کی ترویج کے لیے تیری ہی توفیق سے یہ کام شروع کیا ہے لہذا جب تک تجھے منظور ہوا چلاتے رہیں گے اور جب تو دینا بند کر دے گا ہم بھی بند کردیں گے چشم ماروشن دل ماشاد اللہ تعالی کی رضا پر چلنا ہی مقصد حیات ہے۔

تنبیہ

توکل اپنے آپ یا صرف کتابیں پڑھ لینے سے نہیں آسکتا۔ بلکہ اللہ تعالی پر توکّل حاصل کرنے کے لیے کسی ایسے مرد کامل کی ضرورت ہے جس نے فنا بقا کی منزلیں طے کی ہوں۔ ایسے وسیلہ کے بغیر توکل تک رسائی بہت ہی مشکل ہے کیونکہ اوصاف حمیدہ سے اتصاف اور اوصاف رذیلہ سے اجتناب بغیر تزکیہ نفس ناممکن ہے۔ اور تزکیہ نفس بغیر وساطت مرد کامل نہیں ہوسکتا۔

مولوی ہرگز نہ شد مولائے روم

تا غلام شمس تبریزی نہ شد

نیز تواضع ،توکل، اخلاص وغیرہ اوصاف حمیدہ کا دعویٰ بغیر تزکیہء نفس کے محض دعوی اور سراب ہی سراب ہے ۔کیونکہ بغیر تزکیہء نفس کے اخلاص کا دعوی نری ریا کاری ہے اور توکل کا دعوی ذریعہ جلب زر ہے اور تواضع کا دعوی محض خوشامد ہے۔اللہ تعالی فقیر کو اور آپ سب کو اپنے مقبول بندوں ﴿ولیوں﴾ کے فیوض برکات سے مالامال فرمائے۔آمین

۷

فقیر کو جو اپنی زندگی میں تجربہ ہوا ہے وہ یہ ہے کہ دینی مدارس کے دو ہی پر ہیں ﴿۱﴾ دیانت ﴿۲﴾ کام ۔لہذا جب تک دارالعلوم میں یہ دونوں چیزیں ہوں گی وہ ترقی کی طرف پرواز کرتا رہے گا اور جب ان میں فرق آیا ترقی رک جائے گی بلکہ وہ گر کر تباہ ہو جائے گا ۔بیٹا خبر دار ! خبر دار! دارالعلوم کی رقم میں سے ایک پیسہ کی بھی خیانت نہ ہونے دیں بلکہ دارالعلوم کے اخراجات میں بھی اہل حل وعقد ﴿انجمن کے اراکین﴾ سے مشورہ کرتے رہیں تاکہ قیامت کے دن آپ کی گردن پر بوجھ نہ ہو۔

۸

اگر دار العلوم کا حساب کتاب آپ کے سوا کسی دوسرے کے سپرد ہوا تو یہ بہت اچھا ہوگا اور اگر حساب کتاب آپ کے سپرد ہوا تو آپ حساب کو چھپا کر نہ رکھیں بلکہ جب انجمن کے اراکین وممبران میں سے کوئی حساب طلب کرے تو بخوشی حساب دکھائیں اسی میں بہتری ہے۔

۹

دنیاوی علوم انگریزی وغیرہ کو دینی علوم کا خادم سمجھیں انگریزی زبان کو عربی زبان کی لونڈی کا درجہ دیں اور اگر آپ نے دنیاوی علوم کو مستقل سمجھ لیا تو پھر آپ کے ذہن میں لازمی طور پر یہ چیز آئے گی کہ طلبہ سے کوئی نماز پڑھے نہ پڑھے، داڑھی رکھے نہ رکھے، حجامت محمدی بنائے یا انگریزی، علم پڑھنا چاہئیے۔ ہوشیار خبر دار! ایسا ہرگز نہ ہونے دیں اور اس معاملے میں لچک نہ آنے دینا بلکہ کوئی علم پڑھے یا نہ پڑھے سنت مصطفےٰ ﷺ میں فرق نہ آنے پائے ورنہ طلبہ فارغ ہونے کے بعد دین کے خادم نہ ہوں گے بلکہ دنیا کے بندے اور آپ کے آقا کی امت کے لیے باعث فتنہ ہوں گے۔

اپنی اولاد کو علم دین ضرور پڑھائیں صرف دنیاوی علوم پر اکتفا نہ کریں یہ نصیحت اس لیے فقیر نے ضروری سمجھی کہ موجودہ دور میں سب کا رجحان ومیلان دنیاوی علوم کی طرف ہے الا ماشاء اللہ حتی کہ علماء کرام کی اولاد اور مشائخ کرام کے صاحبزادے بھی اسی طرف مائل ہیں جس کا فقیر کو بڑا دکھ ہے باپ کو دیکھو تو اذا رؤوا ذکر اللہ کی تصویر ہیں۔

بیٹے کو دیکھو تو پورا صاحب بہادر نظر آتا ہے۔ یا اللہ یہ تیرے حبیب ﷺ کے نائب یہ دین کے راہنما اور ملت کے ستون ہیں اگر ان حضرات کے دلوں میں بھی دنیاوی علوم ہی نجات دہندہ ہے تو اب تیرے دین کو کون سہارا دے گا۔ کس کی اولاد علم دین پڑھے گی اور کون دین اسلام کی آبیاری کرے گا۔ کیا اب نہرو یا گاندھی کی اولاد دین پڑھے گی۔

﴿فالی اللہ المشتکیٰ﴾

لہذا اے بیٹا اس بات کی تاکید کرتا ہوں کہ اولاد کو علم دین ضرور پڑھائیں اور معاش کی فکر نہ کریں وہ جو رب العالمین ہے جو سارے جہانوں کو پالنے والا ہے کیا وہ آپ کو یا آپ کے بچوں کو روٹی دینے سے

تھک جائے گا ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔اور اگر آپ کے دل میں یہ بات آئے کہ دین کے پیچھے لگنے سے فی زمانہ تکلیفیں جھیلنا پڑتی ہیں تو یہ آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ دین تکلیفوں اور مصیبتوں سے پھلا پھولا ہے۔اے میرے لخت جگر اگر آپ کو دین کی خدمت کے بدلے درّے کھانے پڑیں تو غم زدہ ہرگز نہ ہوں بلکہ سیدّنا امام احمد بن حنبل کی زندگی پاک کو یاد کریں اور اگر دین کی خاطر جیل کی تاریک کوٹھڑیوں میں جانا پڑے تو آپ سیدّنا امام الائمہ امام اعظم کے کردار کو یاد کریں۔رضی اللہ تعالی عنہم

لیکن اگر آپ اپنی لیڈری چمکانے کے لیے یا سیاسی شہرت حاصل کرنے کے لیے جیل جائیں تو فقیر کے نزدیک اس کی کوئی قدر و قیمت نہیں۔اگر قدر و قیمت ہے تو ناموس رسالت کی اور دین پاک کی ہے۔

11

آپ کسی سے حسد نہ کریں۔اگر کوئی دوسرا ادارہ آپ کے ادارے سے زیادہ دین کی خدمت کرے گا تو آپ کے دل میں بتقاضائے بشریت حسد پیدا ہوگا۔لیکن خبردار ایسے خیالات کو دل سے نکال دیں حسد کے دفیعہ کا ایک علاج یہ بھی ہے کہ آپ اپنے دل سے پوچھیں کہ یہ دارالعلوم کس

مقصد کے لیے قائم کیا گیا ہے تو دل سے جواب آئے گا کہ دین مصطفےٰ ﷺ کی خدمت اور ترویج کے لیے۔ تو پھر آپ دل سے دوسرا سوال کریں کہ اگر کوئی دوسرا ادارہ دین اسلام کی زیادہ خدمت کرتا ہے تو خوش ہونا چاہیئے یا کہ ناخوش؟ ناخوش ہونے کا مطلب یہ ہوگا کہ دارالعلوم قائم کرنے کا مقصد خدمت دین نہیں بلکہ لوگوں کو اپنے پیچھے لگانا ہے اور یہ سراسر حماقت اور جہالت ہے۔

نیز اگر آپ نے اچھا کام کرلیا تو بعض دوسرے حضرات آپ سے حسد کریں گے لیکن فقیر آپ کو تاکیداً نصیحت کرتا ہے کہ آپ نے کسی ہم مسلک کے ساتھ مقابلہ نہیں کرنا ہوگا بلکہ ہر کسی کے لیے نیک دعاء کریں

۱۲

بعض دوست آپ کے دارالعلوم کو برباد کرنے کی کوشش کریں گے اور اگر وہ بلا واسطہ برباد نہ کرسکے تو وہ یوں کریں گے کہ آپ کے درمیان یعنی بھائیوں کے درمیان اختلاف پیدا کریں گے ایک کو دوسرے کے خلاف بھڑکائیں گے۔ خبردار! ایسے دوستوں سے ہوشیار رہیں۔ اور اگر ﴿ خدا تعالیٰ نہ کرے ﴾ اختلاف پیدا ہوگئے اور دارالعلوم کو نقصان پہنچنے کا خطرہ

لاحق ہوا تو آپ میں سے فقیر کے نزدیک سب سے پیارا وہ ہوگا جو ایسے حالات میں دارالعلوم کو چھوڑ دے برطرف ہو جائے۔ ایسا کرنے سے فقیر کی روح خوش ہو گی کیونکہ یہ دارالعلوم نہ آپ کی جائیداد ہے نہ آپ کے باپ کی۔

۱۳

ختم خواجگان روزانہ پڑھتے رہیں یہ دونوں جہان کی سعادت ہے اور حل مشکلات کے لیے تریاق مجرّب ہے۔

۱۴

جب کبھی کوئی پریشانی لاحق ہو درود پاک کی کثرت کریں بفضلہٖ تعالی پریشانی شادمانی سے بدل جائے گی۔ خریف بہار میں تبدیل ہو جائے گا درود پاک کی شان ہے۔ من عسرت علیہ حاجتہ فلیکثر من الصّلوۃ علیّ فانّها تکشف الهموم والغموم والکروب وتکثر الارزاق و تقضی الحوائج.

۱۵

کسی کی خوشامد ہرگز نہ کریں کہ یہ اللہ تعالی کے بندوں کا شیوہ نہیں ہاں حوصلہ افزائی کریں کہ یہ بزرگان دین کا طریقہ ہے اور خوشامد حوصلہ افزائی میں جو فرق ہے آپ اس سے بخوبی واقف ہیں یعنی جو فرق زینت اور تجمّل میں ہے وہی خوشامد اور حوصلہ افزائی میں ہے۔

اے میرے بیٹو! یہ چند نصیحتیں تمہاری بہتری کے لیے لکھی ہیں اگر آپ ان پر کاربند رہے تو دونوں جہان آپ کے ہیں اللہ تعالی فقیر پر آپ پر اور سب مسلمان بھائیوں پر اپنی رحمت خاصّہ نازل فرمائے اور اپنے حبیب ﷺ کی سچی محبت عطا فرمائے اور سب کا ایمان پر خاتمہ کرے۔

بجاہ حبیبہ سیدّ المرسلین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ اجمعین

دعاء گو

فقیر ابوسعید غفرلہ

احباب (دوستوں) کو نصیحت

۱

میرے مسلمان بھائیو آپ جو بھی کام کریں اخلاص سے کریں یعنی اللہ تعالیٰ کو رضا جوئی کے لیے کریں کسی دنیاوی غرض کے لیے نہ کریں کہ دنیا یہیں رہ جائے گی۔

۲

یہ ضروری نہیں کہ آپ حضرات صرف دار العلوم امینیہ رضویہ کی ہی خدمت کریں بلکہ جہاں آپ کا دل چاہے جہاں آپ دین کا کام ہوتا دیکھیں امداد کریں لیکن ایک بات یاد رکھیں کہ آپ مسلک کا ضرور خیال رکھیں۔ اے دل میں عشق مصطفے ﷺ رکھنے والو آنکھیں بند کر کے مت چلو مجھے یہ دیکھ کر بڑا دکھ ہوتا ہے کہ آپ حضرات کے پیسے سے غلط عقائد کی اشاعت و تبلیغ ہو رہی ہے آپ کے پیسے سے اس عقیدہ کی ترویج ہو رہی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں اور شیطان کو روئے زمین کا علم ہے۔ اس عقیدہ کی تبلیغ ہوتی ہے کہ ہندوؤں کے ہولی دیوالی کی

کھیلیں پوریاں کھانا جائز ہے ھندو جو سبیل سودی روپے سے لگائے اس سے مسلمان کو پانی پینا جائز ہے مگر سیدّ نا امام حسین شہید کربلا کے نام کی سبیل سے پانی پینا چندہ دینا حرام ہے۔

آپ کے پیسے سے سیدّ نا غوث اعظم محبوب سبحانی ،سیّدنا علی ہجویری داتا گنج بخش لاہوری ،سیّدنا غریب نواز اجمیری ،اور سرکار تونسوی ، سرکار سیالوی ، سرکار شرقپوری رضی اللہ تعالی عنہم کو مشرک اور بدعتی قرار دیا جاتا ہے۔

میرے بھائیو! یہ آپ کا پیسہ یہ آپ کا مال اللہ تعالی نے خریدا ہوا ہے۔ تو کیا آپ سمجھتے ہیں کہ آپ اپنی مرضی سے جہاں چاہیں خرچ کریں آپ سے باز پرس نہ ہوگی اگر آپ کا یہ خیال ہے تو یہ خیال سراسر غلط ہے۔

میرے بھائیو! یوں تو آپ مخالف کے ہاتھ میں ہتھیار پکڑا رہے ہیں ہوش کریں اور اپنی قبر اور عاقبت کو گندا نہ کریں۔ ﴿والسلام﴾

آپ کا خیر خواہ

فقیر ابو سعید محمد امین غفرلہ

اعلان

مندرجہ ذیل کتب: بی، سی ٹاور سے حاصل کریں اور پڑھ کر اپنا ایمان مضبوط کریں۔

آب کوثر	جمالِ مصطفیٰ ﷺ	بے ادبی کا وبال	عشقِ مصطفیٰ ﷺ	نظر بد	دو جہاں کی نعمتیں
عذاب الٰہی کے محرکات	مستقبل	شفاعت	اُمت کی خیر خواہی	صراطِ مستقیم	
اسلام میں شراب کی حیثیت	فیضانِ نظر	عظمت نامِ مصطفیٰ ﷺ	عورت کا مقام	سنتِ مصطفیٰ ﷺ	
حقوق العباد	شیطان کے ہتھکنڈے	انتباہ	میلاد سید المرسلین ﷺ	شانِ محبوبی کے پھول	

درود پاک پریشانیوں کا علاج اور بخشش کا بہترین ذریعہ ہے

حضرت سیدنا ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم اگر میں اپنے ذکرواذکار اور دعاء کا سارا وقت درود پاک پڑھنے میں ہی گزاروں تو کیسا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "اگر تو ایسا کرلے تو تیرے سارے کام سنور جائیں گے۔ اور تیرے سب گناہ بخش دیئے جائیں گے۔" (رواہ الترمذی)

دکھوں مصیبتوں اور پریشانیوں سے نجات اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فروغ کے لیے درود پاک کی کثرت کیجئے اور 12 ربیع الاول کی سہانی صبح اپنے کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں درود پاک کا گلدستہ پیش کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ درود پاک پڑھ کر ہمارے پاس جمع کروائیں۔

درود پاک جمع کروانے کے لیئے اس نمبر پر SMS کریں 0324-9101192

یا ہماری ویب سائٹ کے ذریعے Online جمع کروایئے www.tablighulislam.com

ناشر تحریک تبلیغ الاسلام (انٹرنیشنل)

54 سیکنڈ فلور بی، سی ٹاور
جناح کالونی فیصل آباد
فون: +92-41-2602292
www.tablighulislam.com